Civics

سوکس

کلاس: 12th

مضمون: سو کس

باب 1: تحریک پاکستان (مشقی سوالات)

💠 مشقی سوالات:

حصہ اول (معروضی)

1. محمدن ایجوکیشنل کانفرنس کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ا) 1866ء

(ب) 1876ء ✅

(ج) 1886ء

(د) 1896ء

2. برصغیر میں دو قومی نظریے کی اصطلاح سب سے پہلے کس نے استعمال کی؟

(ا) قائد اعظم

(ب) علامہ ڈاکٹر محمد اقبال

(ج) شاہ ولی اللہ

(د) سرسید احمد خان ✅

3. برصغیر میں وزیرِ امورِ ہند (Secretary of State for India) کا عہدہ سب سے پہلے کس ایکٹ میں متعارف کرایا گیا؟

(ا) 1858ء ✅

(ب) 1861ء

(ج) 1892ء

(د) 1909ء

4. قاضی محمد عیسیٰ کا تعلق کس صوبے سے تھا؟

(ا) صوبہ بلوچستان ✅

(ب) شمال مغربی سرحدی صوبہ

(ج) صوبہ سندھ

(د) صوبہ پنجاب

5. قائد اعظم نے اپنے مشہور چودہ نکات کب پیش کیے؟

(ا) 1925ء

(ب) 1927ء

(ج) 1929ء ✅

(د) 1931ء

StudyNotes360.com

6. تحریکِ خلافت کب شروع ہوئی؟

(ا) 1916ء

(ب) 1919ء ✅

(ج) 1921ء

(د) 1930ء

7. بنگال کی تقسیم کب عمل میں لائی گئی؟

(ا) 1905ء ✅

(ب) 1907ء

(ج) 1909ء

(د) 1911ء

8. 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام کس شہر میں عمل میں آیا؟

(ا) کراچی

(ب) لکھنو

(ج) علی گڑھ

(د) ڈھاکہ ✅

9. سرسید احمد خان نے رسالہ ''تہذیب الاخلاق'' کب جاری کیا؟

(ا) 1860ء

StudyNotes360.com

(ب) 1865ء

(ج) 1870ء ✅

(د) 1875ء

10. قائد اعظم آل انڈیا مسلم لیگ میں کب شامل ہوئے؟

(ا) 1909ء

(ب) 1913ء ✅

(ج) 1917ء

(د) 1921ء

2. درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے

i. 1948ء میں قائد اعظم نے زیارت (Ziarat) میں خطاب کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب:

قائد اعظم نے فرمایا کہ پاکستان اس دن وجود میں آ گیا تھا جب پہلا مسلمان ہندوستان میں داخل ہوا اور پاکستان اسلام کے اصولوں پر قائم ایک فلاحی ریاست ہوگا۔

ii. سرسید احمد خان کی پانچ تصانیف کے نام لکھیے۔

جواب:

سرسید احمد خان کی معروف تصانیف یہ ہیں:

StudyNotes360.com

1. آثار الصنادید
2. خطباتِ احمدیہ
3. اسبابِ بغاوتِ ہند
4. تفسیر القرآن
5. تبین الکلام
6. تاریخ سرکشی بجنور

iii۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب:

آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کے اہم مقاصد یہ تھے:

1. برصغیر کے مسلمانوں کے سیاسی حقوق کا تحفظ
2. مسلمانوں میں سیاسی شعور پیدا کرنا
3. مسلمانوں کے مفادات کو برطانوی حکومت تک پہنچانا
4. ہندو اکثریت کے غلبے سے مسلمانوں کو بچانا

iv۔ تحریکِ خلافت میں مسلم اخبارات کا کیا کردار تھا؟

جواب:

مسلم اخبارات نے تحریک خلافت کی حمایت کی، مسلمانوں میں بیداری پیدا کی، خلافت کے حق میں مضامین شائع کیے اور عوام کو تحریک میں حصہ لینے کی ترغیب دی۔

v۔ 1935ء کے ایکٹ کے تحت دو عملی کے نظام سے کیا مراد ہے؟

جواب:

StudyNotes360.com

دو عملی کے نظام سے مراد یہ ہے کہ مرکز میں اختیارات وائسرائے کے پاس اور صوبوں میں منتخب وزرائے اعلیٰ کے پاس تھے، جس سے مکمل خود مختاری حاصل نہ ہو سکی۔

vi۔ تحریکِ خلافت کے مقاصد تحریر کیجیے۔

جواب:

تحریک خلافت کے اہم مقاصد یہ تھے:

1. خلافت عثمانیہ کا تحفظ
2. خلیفہ کے اختیارات بحال کروانا
3. اسلامی مقامات کا تحفظ
4. مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا دفاع

vii۔ ڈاکٹر جارج برس (George Berres) نے آئیڈیالوجی کی کیا تعریف کی ہے؟

جواب:

ڈاکٹر جارج برس کے مطابق آئیڈیالوجی خیالات، نظریات اور اصولوں کا ایسا مجموعہ ہے جو کسی قوم کی زندگی اور مقاصد کی رہنمائی کرتا ہے۔

viii۔ سانحہ چورا چوری سے کیا مراد ہے؟

جواب:

سانحہ چورا چوری 1922ء میں پیش آیا جب مشتعل مظاہرین نے تھانے کو آگ لگا دی، جس کے نتیجے میں کئی پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔

StudyNotes360.com

ix. سید حسن ریاض نے اپنی تصنیف ''پاکستان ناگزیر تھا'' میں قائد اعظم کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

جواب:

سید حسن ریاض کے مطابق قائد اعظم 1930ء سے ہی برصغیر کی تقسیم کے حق میں سوچ رہے تھے اور قرارداد پاکستان سے پہلے ہی ان کا ذہن پاکستان کے قیام پر بن چکا تھا۔

x. 1911ء میں ہونے والی الہ آباد کانفرنس میں مسلمانوں اور ہندوؤں کی نمائندگی کس نے کی؟

جواب:

الہ آباد کانفرنس 1911ء میں مسلمانوں کی نمائندگی سر آغا خان جبکہ ہندوؤں کی نمائندگی گوپال کرشن گوکھلے نے کی۔

StudyNotes360.com

💠 حصہ دوم (انشائیہ)

3. درج ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب دیجیے:

🌟 سوال نمبر 1: قائد اعظم کے ارشادات کی روشنی میں نظریۂ پاکستان کی وضاحت

❖ جواب:

قائد اعظم محمد علی جناح کے نزدیک نظریۂ پاکستان کی بنیاد اس حقیقت پر تھی کہ برصغیر کے مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ اُن کا واضح مؤقف تھا کہ مسلمان اور ہندو دو مختلف قومیں ہیں کیونکہ دونوں کے مذہب، تہذیب، ثقافت، رسم و رواج، معاشرتی اقدار اور زندگی گزارنے کے اصول ایک دوسرے سے بالکل مختلف

ہیں۔ اسی بنیاد پر قائد اعظم نے دو قومی نظریے کو پیش کیا۔

قائد اعظم نے فرمایا کہ **"ہندو اور مسلمان دو مختلف مذہبی فلسفوں، سماجی رسم و رواج اور ادبی روایات سے تعلق رکھتے ہیں، نہ وہ آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں، اس لیے وہ ایک قوم نہیں ہو سکتے۔"**

اس بیان سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی جداگانہ قومی حیثیت کسی وقتی سیاسی ضرورت کا نتیجہ نہیں بلکہ ایک تاریخی اور فطری حقیقت تھی۔

قائد اعظم کے مطابق اگر برصغیر متحدہ صورت میں آزاد ہو جاتا تو مسلمان ہمیشہ ہندو اکثریت کے ماتحت رہتے اور ان کے سیاسی، معاشی، مذہبی اور ثقافتی حقوق محفوظ نہ رہتے۔ اسی لیے انہوں نے بار بار اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن ناگزیر ہے جہاں وہ آزادی کے ساتھ اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ **پاکستان کا مقصد صرف زمین کا ٹکڑا حاصل کرنا نہیں بلکہ ایک ایسی ریاست کا قیام ہے جہاں مسلمان اسلامی عدل، مساوات اور انصاف کے اصولوں کے مطابق اپنی اجتماعی زندگی تشکیل دے سکیں۔**

یہی تصور نظریۂ پاکستان کی روح ہے، جس میں اسلام کو مکمل ضابطۂ حیات تسلیم کیا گیا ہے۔

قائد اعظم کے ارشادات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نظریۂ پاکستان کی بنیاد دو قومی نظریہ، مسلمانوں کی جداگانہ قومی شناخت، اسلامی اقدار کا تحفظ اور سیاسی و مذہبی آزادی کا حصول ہے۔ اسی نظریے کی عملی تعبیر 14 اگست 1947ء کو پاکستان کے قیام کی صورت میں سامنے آئی۔

StudyNotes360.com

✦ خلاصہ:

نظریۂ پاکستان قائد اعظم کے اس واضح تصور پر مبنی ہے کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں اور ان کے لیے ایک علیحدہ اسلامی ریاست کا قیام ناگزیر تھا، تاکہ وہ اپنے مذہب، ثقافت اور قومی تشخص کے مطابق آزاد زندگی گزار سکیں۔

🌟 سوال نمبر 2: سرسید احمد خاں کی تعلیمی اور سیاسی خدمات بیان کیجیے۔

❖ جواب:

سرسید احمد خاں برصغیر کے مسلمانوں کے عظیم مصلح، مفکر اور رہنما تھے۔ 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد جب مسلمان سیاسی، تعلیمی اور سماجی طور پر زوال کا شکار ہو چکے تھے تو سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کی رہنمائی اور اصلاح کی ذمہ داری سنبھالی۔ ان کی خدمات کو تعلیمی اور سیاسی خدمات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

🌸 سرسید احمد خاں کی تعلیمی خدمات

سرسید احمد خاں کا سب سے بڑا کارنامہ مسلمانوں میں جدید تعلیم کا فروغ تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ جب تک مسلمان جدید علوم اور سائنسی تعلیم حاصل نہیں کریں گے، وہ ترقی نہیں کر سکتے۔

StudyNotes360.com

انہوں نے **1859ء میں مراد آباد** اور بعد ازاں **غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی** قائم کی۔ اس سوسائٹی کا مقصد جدید سائنسی اور مغربی علوم کو اردو زبان میں منتقل کرنا تھا تاکہ مسلمان انہیں آسانی سے سمجھ سکیں۔

1870ء میں رسالہ "تہذیب الاخلاق" جاری کیا جس کے ذریعے مسلمانوں کی اخلاقی، سماجی اور فکری اصلاح کی گئی۔ اس رسالے نے مسلمانوں میں شعور بیدار کیا اور قدامت پسندی کے خلاف آواز بلند کی۔

1875ء میں محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ قائم کیا جو بعد میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی بنا۔ یہ ادارہ مسلمانوں کے لیے جدید تعلیم کا سب سے بڑا مرکز ثابت ہوا اور یہاں سے نکلنے والے طلبہ نے بعد میں تحریکِ پاکستان میں اہم کردار ادا کیا۔

سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو انگریزی زبان، سائنس، فلسفہ اور جدید علوم کی طرف راغب کیا اور یہ ثابت کیا کہ جدید تعلیم اسلام کے خلاف نہیں ہے۔

- **سرسید احمد خاں کی سیاسی خدمات**

سیاسی میدان میں سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو حالات کے مطابق حکمت عملی اپنانے کا درس دیا۔ 1857ء کے بعد انہوں نے مسلمانوں کو انگریز حکومت کے خلاف تصادم سے بچنے اور مفاہمت کی پالیسی اپنانے کا مشورہ دیا تاکہ مسلمان مزید نقصانات سے محفوظ رہیں۔

StudyNotes360.com

انہوں نے **"اسبابِ بغاوتِ ہند"** تحریر کی جس میں 1857ء کی جنگ کے اسباب بیان کر کے مسلمانوں پر لگائے گئے الزامات کا مدلل جواب دیا۔ اس کتاب نے انگریز حکام پر واضح کیا کہ بغاوت صرف مسلمانوں کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔

سرسید احمد خاں نے مسلمانوں کو کانگریس کی سیاست سے دور رہنے کا مشورہ دیا کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ کانگریس ہندو اکثریت کی نمائندہ جماعت ہے اور اس میں مسلمانوں کے حقوق محفوظ نہیں رہیں گے۔

انہوں نے مسلمانوں کو ایک الگ قوم قرار دیا اور اس طرح **دو قومی نظریے** کی فکری بنیاد رکھی، جو آگے چل کر قیامِ پاکستان کا سبب بنی۔

StudyNotes360.com

✦ نتیجہ:

سرسید احمد خاں کی تعلیمی خدمات نے مسلمانوں کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر ترقی کی راہ دکھائی، جبکہ ان کی سیاسی بصیرت نے مسلمانوں کو اپنے جداگانہ تشخص کا احساس دلایا۔ اسی لیے انہیں بجا طور پر مسلمانانِ برصغیر کا محسن کہا جاتا ہے۔

🌟 سوال نمبر 3: آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام کی وجوہات کا جائزہ لیجیے

❖ جواب:

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی، سماجی اور معاشی حالت کا منطقی نتیجہ تھا۔ مسلمانوں کو احساس ہونے لگا کہ اگر انہوں نے اپنی علیحدہ سیاسی تنظیم قائم نہ کی تو وہ ہندو اکثریت میں اپنے حقوق کھو بیٹھیں گے۔ آل انڈیا مسلم لیگ 30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں قائم ہوئی۔ اس کے قیام کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں:

1۔ ہندو اکثریت کا غلبہ:

- مسلمان محسوس کرنے لگے تھے کہ جمہوری نظام میں ہندو اکثریت ہمیشہ اقتدار پر قابض رہے گی اور مسلمانوں کے حقوق محفوظ نہیں رہیں گے۔

2۔ کانگریس کی ہندو نواز پالیسی:

- انڈین نیشنل کانگریس مسلمانوں کے مفادات کی نمائندگی نہ کرتی تھی، اس لیے مسلمانوں کو اپنی الگ جماعت کی ضرورت محسوس ہوئی۔

3۔ بنگال کی تقسیم (1905ء):

- بنگال کی تقسیم مسلمانوں کے حق میں تھی، لیکن ہندو مخالفت کی وجہ سے ختم کروا دی گئی۔ اس واقعے نے مسلمانوں کو الگ سیاسی تنظیم کی ضرورت کا احساس دلایا۔

StudyNotes360.com

4. اردو-ہندی تنازعہ:

- مسلمانوں کی زبان، ثقافت اور تہذیب کے تحفظ کے لیے علیحدہ جماعت کی ضرورت تھی۔

5. جداگانہ تشخص کا احساس:

- مسلمان مذہب، ثقافت اور تاریخ کے لحاظ سے ہندوؤں سے مختلف تھے، اس لیے علیحدہ نمائندگی ضروری تھی۔

6. سرسید احمد خاں کی تحریک:

- سرسید احمد خاں کی تعلیمی اور سیاسی تحریک نے مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار کیا اور علیحدہ راستہ اختیار کرنے کی فکری بنیاد فراہم کی۔

7. شملہ وفد (1906ء):

- شملہ وفد کی کامیابی نے مسلمانوں کو اعتماد دیا کہ منظم جدوجہد سے حقوق حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

✦ نتیجہ:

StudyNotes360.com

آل انڈیا مسلم لیگ نے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کیا اور ان کے جداگانہ تشخص کو مضبوط کیا۔ یہی جماعت بعد میں قیامِ پاکستان کی جدوجہد کی قیادت بنی اور مسلمانوں کو ایک آزاد مملکت دلانے میں کامیاب ہوئی۔

🌟 سوال نمبر 4: میثاق لکھنو کے بنیادی نکات اور اہمیت

❖ **جواب:**

میثاق لکھنو 1916ء میں مسلمانوں اور کانگریس کے درمیان طے پانے والا ایک سیاسی معاہدہ تھا جس کا مقصد مشترکہ تعاون کے ذریعے برصغیر میں مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ اور آزادی کی جدوجہد کو مضبوط بنانا تھا۔

StudyNotes360.com

🔰 بنیادی نکات:

1. مسلمانوں کی نمائندگی:

- مسلمانوں کو مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں علیحدہ نشستیں دینے پر اتفاق کیا گیا۔

2. مسلمان اقلیت کے حقوق:

- مسلمان اقلیت کی حیثیت میں اپنے مذہبی، ثقافتی اور تعلیمی حقوق محفوظ رکھیں گے۔

3. پارلیمانی تعاون:

- کانگریس اور مسلم لیگ نے برصغیر میں آزادی کی تحریک میں مشترکہ تعاون کرنے کا عہد کیا۔

4. وفاقی حکومت میں شراکت:

- مسلمانوں کو وفاقی اور صوبائی حکومت میں مناسب حصہ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔

5. سیاسی استحکام:

- مسلمان اور ہندو مشترکہ کوششوں سے سیاسی استحکام اور ترقی کو فروغ دیں گے۔

🌱 اہمیت:

1. میثاق لکھنو مسلمانوں اور کانگریس کے درمیان سیاسی تعلقات کو مستحکم کرنے والا پہلا اہم معاہدہ تھا۔

StudyNotes360.com

2۔ اس نے مسلمانوں کو علیحدہ سیاسی شناخت اور حقوق کے تحفظ کا موقع دیا۔

3۔ اس سے مسلمانوں کو مستقبل میں اپنے مطالبات جیسے علیحدہ ریاست (پاکستان) کے لیے سیاسی تجربہ اور شعور حاصل ہوا۔

4۔ یہ معاہدہ برصغیر میں ہندو مسلم اتحاد کے امکانات اور بعد کے سیاسی مذاکرات کی بنیاد بنا۔

- یہ میثاق مسلمانوں کی سیاسی بیداری اور برصغیر میں ان کے حقوق کے تحفظ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

🌟 سوال نمبر 5: 1935ء کے ایکٹ کی خصوصیات

❖ جواب:

1935ء کا ایکٹ برصغیر میں سب سے زیادہ جامع اور تفصیلی دستور تھا، جس نے وفاقی نظام، اختیارات کی تقسیم اور حکومت کے مختلف اداروں کے ڈھانچے کو واضح کیا۔ اس کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

1. وفاقی طرز حکومت:

StudyNotes360.com

- **برصغیر** کے لیے وفاقی نظام قائم کیا گیا جس میں صوبے اور ریاستیں شامل تھیں۔
- **ریاستوں** کے **نواب** اور **راجے** بعض معاملات میں وفاق میں شمولیت سے معذرت کر سکتے تھے

2. اختیارات کی تقسیم:

اختیارات تین فہرستوں میں تقسیم کیے گئے:

1. وفاقی امور (خارجہ، دفاع، کرنسی، ریلوے، تجارت وغیرہ)
2. صوبائی امور (زراعت، صنعت، تعلیم، صحت، پولیس وغیرہ)
3. مشترکہ امور (وفاق کو اختیارات میں برتری حاصل تھی)

StudyNotes360.com

3. دو عملی نظام:

- صوبائی محکموں کو منتخب عوامی نمائندوں اور گورنر کے نامزد نمائندوں میں تقسیم کیا گیا۔
- وفاقی سطح پر دو عملی برقرار رکھا گیا، کچھ محکمے گورنر جنرل کے تحت تھے اور باقی منتخب وزرا کے حوالے کیے گئے۔

4. گورنر جنرل کے اختیارات:

- وفاقی حکومت کی سربراہی گورنر جنرل کے پاس تھی۔
- اسے دستور معطل کرنے، قانون ساز اسمبلی کو طلب یا ملتوی کرنے اور آرڈیننس نافذ کرنے کے اختیارات حاصل تھے۔
- اقلیتوں، ریاستوں کے حکمرانوں اور سول ملازمتوں سے وابستہ افراد کے تحفظ کا انتظام گورنر جنرل کے ذمہ تھا۔

5. وزیر امور ہند:

- **1858ء** کے بعد سے قائم عہدہ برقرار رکھا گیا، لیکن اس کے لیے کام کرنے والی **انڈین کونسل** ختم کر دی گئی۔
- **مشیروں** کی **تنخواہیں برطانوی خزانے** سے ادا کی گئیں اور زیادہ تر مشیر برطانوی شہری تھے۔

StudyNotes360.com

6. وفاقی متفقہ (دو ایوانی نظام):

- **کونسل آف سٹیٹ:** 260 ارکان، تین سالہ معیاد، ہر سال ایک تہائی ریٹائر۔
- **وفاقی اسمبلی:** 375 ارکان، پانچ سالہ معیاد، گورنر جنرل کسی بھی وقت اسمبلی منسوخ کر سکتا تھا۔

7. عدلیہ:

- فیڈرل کورٹ قائم کی گئی، جس میں ایک چیف جسٹس اور چھ جج شامل تھے۔
- ہائی کورٹ کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی جا سکتی تھی، اور فیصلوں پر پریوی کونسل (Privy Council) سے نظرثانی ممکن تھی۔

9. نئے صوبے:

- سندھ اور اُڑیسہ صوبے کے طور پر علیحدہ کیے گئے، سندھ بمبئی سے اور اُڑیسہ بہار سے۔

10. صوبائی نظم و نسق:

- گورنر صوبے کا سربراہ تھا اور وفاقی حکومت کا نمائندہ تھا۔
- صوبائی کابینہ منتخب وزرا پر مشتمل تھی، وزرا اسمبلی کے سامنے جوابدہ تھے۔

11. جداگانہ انتخابات اور صوبائی خودمختاری:

- مسلمانوں کے لیے علیحدہ نشستیں رکھی گئیں۔
- صوبوں کو زیادہ خودمختاری دی گئی اور دو عملی نظام صوبائی سطح پر ختم کر دیا گیا۔

StudyNotes360.com

✦ خلاصہ:

1935ء کا ایکٹ وفاقی ڈھانچہ، دو ایوانی اسمبلی، عدلیہ، گورنر جنرل اور صوبوں کے اختیارات کے حوالے سے سب سے مفصل قانون تھا، لیکن اس میں گورنر جنرل کو بہت زیادہ طاقت دی گئی تھی اور ریاستوں کو مکمل شمولیت نہیں دی گئی۔

🌟 سوال نمبر 6: درج ذیل عنوانات کے تحت تحریک خلافت کی وضاحت کیجیے:

I. **مقاصد**
ii. **گاندھی کا** کردار
iii. **تحریک خلافت کی** سرگرمیاں
iv. **غازی مصطفی کمال پاشا کا** کردار
v. **تحریک خلافت کے** اثرات

StudyNotes360.com

❖ جواب:

i. مقاصد:

تحریک خلافت کا آغاز برصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں کیا تاکہ عثمانی خلافت کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔ عثمانی خلافت، جو خلافت اسلامیہ کا مرکز تھی، پہلی عالمی جنگ کے بعد ختم ہونے کے قریب تھی۔ مسلمانوں کا مقصد صرف خلافت بچانا نہیں تھا بلکہ:

- اسلامی اتحاد اور شناخت کو برقرار رکھنا۔
- ہندو اکثریت کی سیاسی اور سماجی طاقت کے سامنے اپنے حقوق کا تحفظ کرنا۔
- مسلمانوں میں سیاسی شعور اور یکجہتی پیدا کرنا۔

یہ تحریک اس بات کا مظہر تھی کہ مسلمان اپنی مذہبی اور سیاسی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے عالمی اور مقامی حالات پر ردعمل ظاہر کر سکتے ہیں۔

ii. گاندھی کا کردار:

- مہاتما گاندھی نے تحریک خلافت میں مسلمانوں کے ساتھ سپورٹ اور تعاون فراہم کیا۔
- اس تعاون کی وجہ یہ تھی کہ گاندھی ہندو مسلم اتحاد کے قائل تھے۔
- گاندھی نے مسلمانوں کے مطالبات کو انصاف پر مبنی سمجھا اور تحریک خلافت کے لیے عدم تشدد اور عوامی تحریک کے اصول اپنانے کی حوصلہ افزائی کی۔
- اس اتحاد کے نتیجہ میں برصغیر میں مشترکہ سیاسی محاذ قائم ہوا جس میں ہندو اور مسلمان دونوں ایک ساتھ شامل ہوئے۔

iii. تحریک خلافت کی سرگرمیاں:

StudyNotes360.com

- برصغیر کے مختلف شہروں میں ریلیاں، جلسے اور اجتماعات منعقد کیے گئے۔
- مسلمانوں نے اپنی معاشرتی اور سیاسی حمایت سے تحریک کو مضبوط کیا۔
- مسلم اخبارات نے تحریک خلافت کو بڑھاوا دینے میں اہم کردار ادا کیا، عوام کو آگاہی اور شعور فراہم کیا۔
- مالی اور مادی وسائل فراہم کیے گئے تاکہ تحریک کی سرگرمیاں چل سکیں۔
- عوام میں تحریک خلافت کے تحت سیاسی شعور اور اتحاد پیدا ہوا، جس سے مسلمان اپنی سیاسی اور مذہبی شناخت کے لیے سرگرم ہو سکے۔

iv. غازی مصطفی کمال پاشا کا کردار:

- ترکی کے رہنما غازی مصطفی کمال پاشا نے خلافت کے تحفظ کے لیے سیاسی اور عسکری اقدامات کیے۔
- انہوں نے خلافت کے مستقبل کے بارے میں مسلمانوں کو اطمینان اور ہمت دی۔
- ان کی کارروائیوں نے برصغیر کے مسلمانوں میں جذبہ اور جوش پیدا کیا اور تحریک خلافت کو بین الاقوامی اہمیت دی۔

v. تحریک خلافت کے اثرات:

- مسلمانوں میں سیاسی شعور، اتحاد اور تنظیم پیدا ہوئی۔
- تحریک خلافت نے ہندو مسلم اتحاد کی اہم مثال قائم کی، جو بعد میں مسلم لیگ اور قیام پاکستان کی بنیاد بنی۔
- مسلمانوں نے پہلی بار عوامی تحریک میں بھرپور حصہ لیا اور عدم تشدد کے اصول پر عمل کیا۔
- اس تحریک نے مسلمانوں کو اپنے سیاسی حقوق کے لیے مشترکہ طور پر لڑنے کی تربیت دی۔

نتیجہ: برصغیر میں مسلمانوں کی علیحدہ قومی شناخت مضبوط ہوئی اور مستقبل میں قیام پاکستان کی راہ ہموار ہوئی۔

StudyNotes360.com

🌟 سوال نمبر 7: قرارداد پاکستان کا جائزہ لیجیے۔

❖ تعارف:

قرارداد پاکستان 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں پیش کی گئی۔ یہ اجلاس قائد اعظم محمد علی جناح کی صدارت میں ہوا اور اس میں ایک لاکھ سے زائد افراد شریک تھے۔ قرارداد پاکستان نے برصغیر کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ مسلم مملکت کے قیام کا راستہ ہموار کیا۔

💠 اہم نکات:

1. دو علیحدہ مسلم ریاستوں کا مطالبہ:

- قرارداد میں کہا گیا کہ شمال مغرب اور شمال مشرق میں مسلم اکثریت والے علاقوں میں آزاد مسلم ریاستیں قائم کی جائیں۔

2. مسلم اکثریت والے علاقوں میں خود مختاری:

- مسلمان علاقے خود اپنی حکومت قائم کریں اور اپنے مذہبی، ثقافتی اور سیاسی حقوق کا تحفظ کریں۔

3. ہندو اکثریتی علاقوں میں مسلم اقلیت کے حقوق:

- تقسیم کے بعد ہندو اکثریتی علاقوں میں مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا مناسب بندوبست کیا جائے۔

4. مسلمانوں کی علیحدہ قومی پہچان:

- قائد اعظم نے اجلاس میں کہا کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں کیونکہ ان کے رسم و رواج، ثقافت اور مذہب ہندوؤں سے مختلف ہیں۔

5. مستقبل کی سیاسی ضروریات:

- اگر برصغیر متحدہ رہا تو مسلمانوں کے حقوق محفوظ نہیں رہیں گے۔ علیحدہ مملکت کا مطالبہ غیر تاریخی نہیں بلکہ عالمی اور تاریخی حقائق پر مبنی تھا۔

6. قرارداد پاکستان کے پس منظر:

- برصغیر کے مسلمان طویل عرصے سے اپنے سیاسی اور مذہبی حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد کر رہے تھے۔

StudyNotes360.com

- **علامہ اقبال**، چوہدری رحمت علی اور دیگر اہل نظر شخصیات نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ ریاست کے نظریہ کو فروغ دیا۔
- قرارداد پاکستان ایک حتمی سیاسی فیصلہ تھی کہ مسلمان اپنے مستقبل کے لیے علیحدہ مملکت چاہتے ہیں۔

7. اہم شخصیات کی شرکت:

- قائد اعظم محمد علی جناح
- سر عبداللہ ہارون، چوہدری خلیق الزماں
- مولانا ظفر علی خان، سکندر حیات خان
- بیگم محمد علی جوہر، بیگم سلمیٰ تصدق حسین
- قاضی محمد معینی، مولانا عبد الحامد بدایونی، ابوالحسن اصفہانی

اہمیت:

1. مسلمانوں کے لیے قومی شناخت کا تحفظ یقینی بنایا۔
2. دو قومی نظریہ کو عملی شکل دی۔
3. پاکستان کے قیام کے لیے قانونی اور سیاسی بنیاد فراہم کی۔
4. برصغیر کے مسلمانوں میں اتحاد اور سیاسی شعور پیدا ہوا۔
5. یہ قرارداد بعد میں قیام پاکستان کے اہم سنگ میل کے طور پر یاد کی جاتی ہے۔

🌟 سوال نمبر 8:

3 جون 1947ء کے منصوبے کے اہم نکات

❖ تعارف:

3 جون 1947ء کا منصوبہ برصغیر کی تقسیم اور آزاد پاکستان و بھارت کے قیام کے لیے برطانوی حکومت نے تیار کیا۔ اسے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مسلم لیگ اور کانگریس کے رہنماؤں کے ساتھ مشاورت کے بعد پیش کیا۔ قائد اعظم نے مسلمانوں کی بہترین مفادات کے پیش نظر اس منصوبے کو قبول کیا، اگرچہ کچھ ناپسندیدہ پہلو بھی تھے۔

اہم نکات:

1. پنجاب اور بنگال کی تقسیم:

- پنجاب اور بنگال میں مسلم اکثریت والے اور غیر مسلم اکثریت والے اضلاع الگ الگ نمائندے کثرت رائے سے فیصلہ کریں گے کہ آیا وہ اپنے صوبے کی تقسیم چاہتے ہیں یا نہیں۔
- اگر ایک گروپ بھی تقسیم کے حق میں ہو تو حد بندی کمیشن بنائے گا جو سرحدیں طے کرے گا۔

2. شمالی مغربی سرحدی صوبہ (خیبر پختونخوا):

- عوام ایک استصواب رائے (ریفرینڈم) میں حصہ لیں گے اور خود فیصلہ کریں گے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔
- قبائلی علاقوں کے سیاسی مسائل استصواب رائے کے بعد طے کیے جائیں گے۔

3. صوبہ سندھ:

- صوبہ سندھ کی اسمبلی کے ارکان اپنے صوبے کے مستقبل کا فیصلہ کریں گے۔

- ووٹنگ میں یورپی ارکان کو رائے دینے کا حق نہیں ہوگا۔

4. بلوچستان:

- بلوچستان ابھی صوبہ نہیں تھا، اس لیے کوئٹہ میونسپلٹی اور شاہی جرگے کے ارکان کی رائے طلب کی گئی۔
- سرکاری ارکان ووٹ میں شامل نہیں تھے۔

5. ضلع سلہٹ:

- آسام کا مسلم آبادی والا ضلع سلہٹ، استصواب رائے کے ذریعے پاکستان یا بھارت میں شامل ہونے کا فیصلہ کرے گا۔
- مسلم لیگ نے زبردست مہم چلائی، 24 لاکھ عوام نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا۔

6. باقی صوبے:

- بمبئی، مدراس، یوپی، بہار، اڑیسہ وغیرہ غیر مسلم اکثریتی ہونے کی وجہ سے بھارت کا حصہ بن گئے۔

7. دیسی ریاستیں:

- ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ پاکستان یا بھارت میں شامل ہوں۔
- بیشتر ریاستوں نے اپنے فیصلے دے دیے، لیکن جموں و کشمیر، حیدر آباد دکن، جونا گڑھ اور منا وادر میں تنازعات باقی رہے۔
- حیدر آباد دکن، جونا گڑھ اور منا وادر پر بھارت نے فوج کشی کے ذریعے قبضہ کر لیا۔

8. عمل درآمد:

- پنجاب اور بنگال میں حد بندی کمیشن سرحدیں طے کرنے کے لیے بنایا گیا، سر ریڈ کلف اس کا سربراہ تھا۔
- شمالی مغربی سرحدی صوبہ، سلہٹ، سندھ اور بلوچستان کے عوام و ارکان نے اکثریتی رائے سے پاکستان میں شمولیت کا فیصلہ کیا۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© **2025 Muhammad Asghar**. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.